بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ اخبار

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۶/۲۲ | ۴ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ ۲ احسان ۱۳۴۵ھ ۲ جون ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۲۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص خدا کی طرف رجوع کرے گا خدا بھی اس کی طرف رجوع کرے گا

ہاں یہ ضروری ہے کہ جہاں تک بس چل سکے انسان اپنی طرف سے کوشش میں کمی نہ کرے

"دنیا میں جس قدر شورے نفس پرستی اور شہوت پرستی وغیرہ کے ہوتے ہیں ان سب کا ماخذ نفس امارہ ہی ہے لیکن اگر انسان کوشش کرے تو اسی امارہ سے پھر وہ لوامہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ کوشش میں ایک برکت ہوتی ہے اور اس سے بھی بہت کچھ تغیرات ہو جاتے ہیں۔ پہلوانوں کو دیکھو کہ وہ ورزش اور محنت سے بدن کو کیا کچھ بنا لیتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ محنت اور کوشش سے نفس کی اصلاح نہ ہو سکے۔ نفس امارہ کی مثال آگ کی ہے جو کہ مشتعل ہو کر ایک جوش طبیعت میں پیدا کرتا ہے جس سے انسان حد اعتدال سے گزر جاتا ہے لیکن جیسے پانی آگ سے گرم ہو کر آگ کی مثال تو ہو جاتا ہے اور جو کام آگ سے لیتے ہیں وہ اس سے بھی لے لیتے ہیں مگر جب اسی پانی کو آگ کے اوپر گرایا جائے تو وہ اس آگ کو بجھا دیتا ہے۔ کیونکہ ذاتی صفت اس کی آگ بجھانا ہے وہ وہی رہے گی۔ ایسے ہی اگر انسان کی روح نفس امارہ کی آگ سے خواہ کتنی ہی گرم کیوں نہ ہو مگر جب وہ نفس سے مقابلہ کرے گی اور اس کے اوپر گرے گی تو اسے مغلوب کر کے چھوڑے گی۔ بات صرف اتنی ہے کہ خدا تعالیٰ کو ہر ایک بات پر قادر مطلق جانا جاوے اور کسی قسم کی بدظنی اس پر نہ کی جاوے جو بدظنی کرتا ہے وہی کافر ہوتا ہے۔ مومن کی صفات میں سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو غایت درجہ قادر جانے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بہت نیکیاں کرنے سے انسان ولی بنتا ہے یہ نادانی ہے۔ مومن کو تو خدا تعالیٰ نے اول ہی ولی بنایا ہے جیسے کہ فرمایا ہے۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہزاروں عجائبات ہیں اور انہیں پر کھلتے ہیں جو دل کے دروازے کھول کر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بخیل نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص مکان کا دروازہ خود ہی نہیں کھولتا تو پھر روشنی کیسے اندر آوے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف رجوع کرے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جہاں تک بس چل سکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے۔ پھر جب اس کی کوشش اس کے اپنے انتہائی نقطہ پر پہنچے گی تو وہ خدا تعالیٰ کے نور کو دیکھ لے گا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ص۲۹۰ و ص۲۹۱)

اخبار احمدیہ

● ربوہ یکم احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت تو اچھی ہے۔ البتہ ٹخنہ میں ہلکی سی درد ہے اور کمزوری بھی ابھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

● ربوہ یکم احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ ٹانگ میں درد اور ضعف کی تکلیف میں تاحال افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ احباب جماعت بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

● ربوہ یکم احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے انسانی زندگی کے مقصد پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے تا وہ صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کا عبد بن کر اس کے افضال و انعامات کا وارث بنے۔ لیکن انسان محض اپنی کوشش سے حقوق اللہ کی کما حقہ ادائیگی کے قابل نہیں ہو سکتا۔ تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے نتیجہ میں اسے اس کی توفیق عطا نہ کرے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ جہاں ہم اپنی زندگی کے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کے عبد بننے کی کوشش کریں۔ وہاں ساتھ ہی یہ دعائیں بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں ہماری زندگیوں کا اصل مقصد پورا کرنے اور حق عبادت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

● ربوہ یکم احسان۔ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ گزشتہ کئی روز سے بعارضہ درد گردہ شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

● میری خوشدامن صاحبہ جن پر سیالکوٹ میں اپریل کے آخری ایام میں فالج کا حملہ ہو گیا تھا ہنوز بستر علالت پر ہیں۔ البتہ متاثرہ پہلو میں خفیف سی حرکت پیدا ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے علاج میں برکت ڈالے۔ اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

محمد ابراہیم سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ احسان ۱۳۴۷ ہش

اقتصادی نظام

(۲)

دونوں نظاموں میں یہ تو اصولی تضادات ہیں تاہم تجربہ سے اب دونوں نظام اپنی اپنی جگہ تبدیلیاں کر رہے ہیں۔ یہاں ہم ان تفصیلات میں نہیں جانا چاہتے سوال یہ ہے کہ کیا کبھی دنیا میں ایسا نظام قائم ہو سکے گا جس میں دونوں کی اچھائیاں موجود ہوں اور برائیوں کو منہا کیا جا سکے۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ ایسا نظام قائم ہو سکتا ہے مگر جب تک انسان کا نظریہ مادہ پرستانہ رہے گا ایسا نظام اپنی پوری شان کے ساتھ قائم نہیں ہو سکتا۔

ایسے نظام کے خط و خال چند الفاظ میں یہ ہونے چاہئیں کہ ہر انسان اپنی قابلیت کے مطابق کام کرے۔ اور اپنی ضروریات کے مطابق استعمال کرے اور باقی قومی کاموں کے لئے برضا و رغبت خود دے دے۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت مادہ پرستانہ ذہنیت ہوتے ہوئے رونما نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان اپنی محنت کی کمائی دوسرے کے فائدے کے لئے کیوں دے دے۔ مادہ پرستانہ سرمایہ داری نظام میں ایسے قوانین بنائے جاتے ہیں کہ جس سے زیادہ آمدنی پر زیادہ ٹیکس لگائے جائیں۔ ظاہر ہے کہ جب مجبوری ہو تو انسان اس سے بچنے کے لئے ہزاروں قسم کے رخنے نکال لیتا ہے۔ اور ٹیکس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ کیونکہ اس کو کسی روحانی نقصان کا خطرہ نہیں ہوتا۔

الغرض جب تک انسانوں کی ذہنیت مادہ پرستانہ رہے گی کوئی ایسا معقول نظام رونما نہیں ہو سکتا۔ جو دونوں انتہاؤں میں اعتدال کی حالت قائم کر سکے۔ عقل بے شک ایک حد تک انسان کو یہ سکھاتی ہے۔ کہ فالتو مال دوسروں کے فائدہ کے لئے دے دے۔ مگر عقل یہ بھی سکھاتی ہے کہ تمام مال اپنے پاس رکھا جائے کیونکہ عقل کے پاس تعمیل کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ الغرض اس معاملہ میں عقل بالکل بے کار ہے اور نہ قانون کارآمد ہے بلکہ صرف ایک چیز ہے جو انسان کو اپنا مال دوسروں کے لئے صرف کرنے پر اکسا سکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جو روپیہ انسان دوسروں کے لئے صرف کرے اس کا بدل اس کو روحانی طور پر ملے گا۔ اور ایسا جذبہ انسان میں اسی وقت ظہور پذیر ہو سکتا ہے۔ جب وہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہو۔ اور اس کو معاد پر پورا پورا یقین ہو۔

اگرچہ تمام مذاہب دنیا میں ایسا ہی نظام قائم کرنے کے لئے آتے رہے ہیں لیکن سوائے اسلام کے ان مذاہب کی تعلیمات۔ اول تو مجمل رہی ہیں۔ اور دوسرے ان مذاہب نے صرف ایمان پر انحصار کیا ہے۔ ایسا نظام قائم کرنے کے لئے تفصیلی قواعد پیش نہیں کئے۔ دوسرے مذاہب میں بے شک بڑے بڑے مخیر لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ مگر بطور ایک نظام کے وہ قابل عمل اور قواعد کے مطابق معاشی نظام کے ارتقاء کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکے۔ لہٰذا اسلام ہی وہ دین ہے جو ایک طرف تو انسان کو اپنی قابلیت کے مطابق زیادہ سے زیادہ دولت پیدا کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور دوسری طرف اس کمائی کو تقسیم کرنے کے لئے ایسے قواعد بھی پیش کرتا ہے۔ جو انسانی عقل کو بھی اپیل کرتے ہیں اور جو انسان کی روحانی ترقی کے بھی ضامن ہیں۔

انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک قول بیان کیا گیا ہے کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے گزرنا آسان ہے مگر ایک دولت مند کا خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا ناممکن ہے۔ اس قول میں اصول تو بیان کر دیا گیا ہے کہ اکثر دولت انسان کو جہنم داخل کر دیتی ہے۔ مگر یہ نہیں بتایا گیا کہ انسان اپنی دولت کو کس طرح استعمال کرے کہ معاشرہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ اور وہ جہنم میں جانے سے بھی بچ جائے۔ اس کے مقابلہ میں اسلام کہتا ہے۔

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ۔ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ

یعنی قرآن کریم ان لوگوں کی راہ نمائی کرتا ہے جو متقی ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو رزق دیا ہے اس کو خرچ کرتے ہیں

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے شروع ہی میں ذخیرہ اندوزی کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اور ہدایت فرمائی کہ انسان جو کچھ کمائے اس کو خرچ کرے نہ یہ کہ خزانہ جمع کرے اور اس پر سانپ بن کر بیٹھ جائے۔ ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں دولتمندی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور یہ خطرہ ہی لاحق نہیں ہوتا کہ دولت کی وجہ سے کوئی جہنم داخل ہو جائے۔

یہ تو بنیادی اصول بیان ہوا ہے کہ انسان کو اپنی کمائی خرچ کرنی چاہیئے آگے قرآن کریم نے وہ تمام تفصیلات بیان کی ہیں جس طرح کمائی صرف ہونی چاہیئے۔ پہلے تو خود انسان کا اپنا نفس ہے اس کے حقوق ہیں۔ الغرض اپنے نفس پر اپنی کمائی کا مناسب حصہ صرف کرنا چاہیئے۔ ظاہر ہے کہ اگر انسان اپنے نفس کی ضروریات میں بخل کرے گا۔ تو رفتہ رفتہ اس کی قوت اکتساب بھی کم ہوتی چلی جائے گی۔ اس کی پاکیزہ اور حلال خوراک اور کپڑے کی ضرورت ہے۔ رہائش کے لئے مکان چاہیئے تاکہ وہ آرام سے زندگی بسر کرے۔ پھر اس کے بال بچے ہیں بیوی ہے ان کے اخراجات ہیں۔ پھر ہمسایہ ہے۔ پھر ایسے اپاہج لوگ ہیں جو ضرورت کے مطابق کما نہیں سکتے یا بالکل ہی کما نہیں سکتے۔ پھر ابن سبیل یعنی مسافر ہیں جو کسی وجہ سے آپ کے شہر میں سفر کر کے آئے ہیں۔ اور ان کا زادِ راہ ختم ہو چکا ہے۔ الغرض یہ تمام لوگ آپ کی کمائی میں حصہ دار ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ آپ کو اپنی کمائی میں سے مناسب طور پر کتنا اپنے نفس پر خرچ کرنا چاہیئے۔ ایک طرف تو قرآن کریم ہدایت دیتا ہے کہ اپنی ضرورت سے زیادہ تمام مال دوسروں کے لئے خرچ کر دو اور دوسری طرف اس کی تلقین ہے کہ اپنی ساری کمائی نہ دے دو۔ اپنی ذات کے لئے اس میں سے رکھ لو تاکہ ایسا نہ ہو کہ بعد میں تم دوسروں کا منہ تکنے لگو۔

ایسے اخراجات اللہ تعالےٰ نے آپ پر چھوڑ دیئے ہیں۔ تاہم تقسیم دولت کے لئے بعض قوانین ایسے بھی دیئے ہیں۔ جو ایک طرف تو آپ کی روحانی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ دوسری طرف آپ کو بطور مسلمان کے وہ اخراجات لازماً ادا کرنے چاہئیں۔ مثلاً زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے۔

پھر اسلام نے تقسیم وراثت کا ایسا اعلیٰ نظام پیش کیا ہے کہ جس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ اس طرح جو کچھ بھی انسان نے اپنے نفس کے لئے مناسب طور پر جمع کر رکھا ہو۔ یا کوئی مکان یا اراضی بنائی ہو۔ بغیر کسی استثنا کے وفات کے بعد وارثوں میں حصہ رسدی تقسیم ہو جاتا ہے۔ وراثت کی تقسیم کا یہ طریق اکتناز پر بھاری ضرب لگاتا ہے۔

الغرض اسلام جہاں ایک طرف انسان کو جائز طریقوں سے زیادہ رزق کمانے کی اجازت دیتا ہے۔ تو دوسری طرف اس کمائی کو خرچ کرنے کی ایسی پابندی بھی لگاتا ہے جس سے معاشرہ میں جماعتی تقسیم پیدا نہیں ہو سکتی۔ جو سرمایہ دارانہ نظام کا خاصہ ہے۔ اور نہ انسانی قابلیت اکتساب کا انقطاع ہوتا ہے۔ جس سے قومی پیداوار میں کمی ہونے کا اندیشہ ہو۔

-○ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔" (افسر امانت تحریک جدید)

ہدایت کا ایک اہم ذریعہ ـــــ علمِ حدیث 6

(مکرم انعام الحق صاحب کوثر اف کوئٹہ)

(۲)

دوسرا دور

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلی صدی ہجری کے خاتمہ تک ہے۔

حضور پُر نور کے وصال کے بعد جب دنیا جمالِ نبوت کے مشاہدہ سے محروم ہوگئی تو لوگ بے تابی کے عالم میں حضور کے دیکھنے والوں پر ہجوم کرنے والوں کی طرح گرے۔ صحابہؓ نے جو کچھ حضورؐ کو کرتے دیکھا وہ تابعین کو کر کے دکھلایا اور جو سُنا تھا ان کو سُنا دیا غرضیکہ حضورؐ کا کوئی فعل۔ قول اور کوئی حرکت اور ایسا سکون نہیں رہا کہ جس کی صحابہ کرام نے تابعین سے روایت نہ کی ہو۔ جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رہے صحابہ کرام کو جب بھی کسی معاملہ میں دقت پیش آتی وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتے اور آپ انہیں وہ مسئلہ اچھی طرح سے سمجھا دیتے۔ اور جب آپ وفات پا گئے تو صحابہ کرام کو علمِ قرآن کے ساتھ ساتھ سنت اور علمِ حدیث کی ضرورت کا احساس ہوا اور اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہوئے تھے اور ہو رہے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ انہیں آنحضرت صلعم کے حالات و واقعات معلوم ہو جائیں اسلئے صحابہ کرامؓ نے احادیثِ نبوی کو جمع کرنا شروع کر دیا۔ یہ کام بہت مشکل تھا لیکن ضرورتِ زمانہ اور نبی کریم صلعم سے غیر معمولی محبت نے اس کو آسان کر دیا جس قدر حدیثوں کے ذخیرے اکٹھے کئے گئے ان کی کسی قدر تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ حضرت ابوہریرہؓ نے اپنی روایات قلمبند کروا کر رکھ لی تھیں جو کئی نوشتوں پر مشتمل تھیں۔ اس کے علاوہ ۱۳۸۵ احادیث کا ایک صحیفہ اپنے شاگرد ہمام بن منبہؒ کو لکھوایا جس کا نام "الصحیفۃ الصحیفۃ" ہے۔

۲۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پانچ سو احادیث کا ایک مجموعہ لکھا لیکن غلطی کے ڈر سے بعد میں چاک کر دیا اس کے علاوہ آپ نے زکوٰۃ کے بارہ میں ایک نسخہ لکھ رکھا تھا۔

۳۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے وراثت پر ایک طویل تحریر لکھی اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بھی احادیث کا ایک مجموعہ لکھا۔

۴۔ حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابوہریرہؓ کی حدیثیں لکھیں اور رخصت ہونے سے قبل سُنا کر توثیق حاصل کی۔

۵۔ حضرت عائشہؓ نے حضرت معاویہؓ کی خواہش پر انہیں ایک حدیث لکھ کر بھیجی۔

۶۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے حضرت معاویہؓ کی خواہش پر ایک نوشتہ لکھا جس میں کثرتِ سوال، قیل و قال اور فضول خرچی سے پرہیز کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات قلمبند کئے تھے۔

۷۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ شروع میں کتابتِ حدیث کے خلاف تھے لیکن بعد میں حق میں ہو گئے۔ چنانچہ آپ کا ایک صحیفہ طائف میں تھا جسے وہاں کے چند آدمی آپؓ کے پاس لائے اور آپ کے سامنے پڑھا۔

اس کے علاوہ شام اور مصر میں "فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ" کے حکم کے مطابق احادیثِ نبوی کا باقاعدہ درس دیا جانے لگا جس میں ہزاروں فدائیانِ رسول شامل ہوتے۔ اس طرح بہت سی ایسی احادیث کا جن کا پہلے لوگوں کو علم نہ تھا۔ پتہ چل گیا۔ چنانچہ ان طریقوں سے علمِ حدیث عام طور پر شائع ہوتی اور پھیلتی رہی۔ مشہور حلقوں میں سے چند ایک یہ ہیں:۔

حلقۂ درس حضرت عائشہؓ۔ حلقۂ درس زید بن ثابتؓ۔ حلقۂ درس حضرت ابوہریرہؓ۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ ابوسعید خدریؓ۔ اور جابر بن عبداللہؓ ہیں۔ اور یہ ایک ایسا دور تھا جس میں پہلے کی نسبت کچھ وسعت تو ہوئی لیکن ابھی اس کی اشاعت وسعت پذیر تھی۔

تیسرا دور

صحابہ کرامؓ کی وفات کے بعد تابعین کرام سے شروع ہوتا ہے یعنی سنہ ۱۰۰ھ سے سنہ ۱۵۰ھ تک۔

جب تک صحابہ کرامؓ بقیدِ حیات تھے تابعین پر زیادہ بار نہ تھا لیکن جوں جوں وہ وفات پاتے چلے گئے اُن پر اور زیادہ ذمہ داری پڑتی گئی۔ چنانچہ تابعین کرام نے اپنے فرائض سرانجام دینے میں پوری سعی کی یعنی اپنے استادوں کی طرح یہ بھی ان کی مسند پر بیٹھ کر درس دیتے رہے۔ اور چونکہ حدیث کی درس گاہیں پہلے ہی قائم ہو چکی تھیں اس لئے احادیث کو جمع کرنے میں زیادہ دقت پیش نہ آئی۔ کیونکہ بہت ہی کم ایسی حدیثیں تھیں جو ان درس گاہوں میں نہ پہنچ گئی ہوں۔ اِس کے علاوہ اِس زمانہ میں حدیث کے لکھنے کا رواج پہلے سے بہت زیادہ ہو گیا۔ اور جو محدثین حدیثیں ان درس گاہوں میں سُناتے تھے طلباء ان کو لکھ لیا کرتے تھے اور بعض حفظ کر لیا کرتے تھے۔ اس طرح سے یہ علم دن بدن ترقی کی منازل طے کرتا چلا گیا۔ البتہ اب صرف اُن احادیث کا درس ہوتا تھا جو صحابہؓ بتا کر گئے تھے حالانکہ صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں نئی نئی حدیثوں کا علم ہوتا تھا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جو سنہ ۹۹ھ میں خلیفہ ہوئے جب انہوں نے احادیث کی عظمت و توقیر کو منافقین کی وضعی احادیث میں گھرے ہوئے دیکھا تو آپ نے یہ حکم نافذ کیا کہ احادیثِ نبوی تلاش کر کے لکھ لی جاویں۔ نیز آپ نے عمرہ کے مسائل جو حضرت عائشہؓ سے مروی تھے لکھوائے۔ چنانچہ اِس دور میں مندرجہ ذیل مجموعے لکھے گئے:۔

۱۔ مدینہ کے قاضی ابوبکر بن محمد نے ایک مجموعہ تیار کیا۔

۲۔ امام شہاب زہری نے مرفوع اور موقوف سب قسم کی احادیث جمع کیں اور کتابوں کا ایک ڈھیر لگا دیا۔ آپ کے مجموعہ کو ابوبکر بن محمد حزمی کے مجموعے پر اوّلیت کا مقام حاصل ہے اس لئے لوگوں کے خیال میں جس شخص نے سب سے پہلے علمِ حدیث مدوّن کیا وہ امام زہری ہیں۔

۳۔ امام شعبی۔ امام مکحول دمشقی نے حدیثوں کے چند مجموعے تیار کئے جن میں احادیث ابواب کی ترتیب سے درج تھیں۔

۴۔ امام ابوحنیفہ نے ۔ ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام "کتاب الآثار" رکھا۔ اس میں احادیث کو کتب اور ابواب میں تقسیم کیا گیا۔

۵۔ حضرت امام مالک بن انسؒ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "موطا امام مالک" رکھا۔ یہ اس دور کی سب سے اہم اور مقبول ترین کتاب ہے۔ ابتداء میں ۱۰ ہزار احادیث پر مشتمل تھی لیکن امام صاحب اس میں ترمیم کرتے رہے اور اس کی احادیث کم ہوتی چلی گئیں اور آخر کار ۱۷۲۰ احادیث رہ گئیں موطا حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ کی بھی کتاب ہے اور اس میں صرف فقہی احادیث ہیں۔ اس کے دو نسخے رائج ہیں ایک موطائے محمد جس کے راوی امام محمد ہیں اور دوسرا موطائے مالک ہے جس کے راوی یحیٰی بن یحیٰی اندلسی ہیں۔ اس کتاب میں بلند پایہ احادیث جمع کی گئی ہیں۔ بعض نے اس کو بخاری سے افضل اور بعض نے ہم پلّہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اسے امتِ مسلمہ میں خاص شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی۔

۶۔ ابن جریج۔ امام اوزاعی۔ سفیان ثوری۔ ابوسلمہ حماد بن دینار۔ معمر بن راشد اور عبداللہ بن مبارک نے حدیث پر کتابیں تالیف کیں۔ اور سفیان عیینہ۔ عبداللہ بن وہب۔ عبدالرزاق محمد بن فضیل۔ حماد بن سلمہ۔ روح بن عبادہ اور ہشیم نے ناقابلِ قدر خدمات سرانجام دیں۔

تدوینِ حدیث کا چوتھا دور

یہ دور سنہ ۱۵۰ھ سے سنہ ۲۵۰ھ تک ہے۔ اس سے پہلے جو کتابیں تصنیف کی گئی تھیں ان میں ہر قسم کی احادیث نہ پائی جاتی تھیں بلکہ وہ ایک خاص مقصد کو مدِنظر رکھ کر تالیف کی جاتی تھیں لیکن یہ ایک ایسا دور تھا جس میں احادیث کو ایسی صورت میں مدوّن کیا جا رہا تھا کہ وہ مجموعے

بطور حجت استعمال ہوں۔ چنانچہ مختلف قسم کے ایسے علوم جن کا پہلے وجود بھی نہ تھا معرض وجود میں آئے جن سے حدیث کی صحت و ضعف اور سقم کو پرکھنے میں بہت مدد ملی۔ ہر حدیث کو ضبطِ تحریر میں لانے سے پہلے اس کی سند اور متن کی کڑی تحقیق کر لی جاتی۔ اس طرح سے کہ سند کے تمام راویوں کے حالات دیکھ لئے جاتے اور بیان کردہ بات کا بھی وزن کر لیا جاتا۔ غرضیکہ متنوع قسم کے علوم جو علم حدیث کی مختلف شاخیں تھیں پھوٹے۔ ان کے ذریعہ احادیث کو کانٹ چھانٹ کر ایسے مجموعے تیار کئے گئے جو ہدایت اور راہنمائی کے لئے بطور دستور العمل کے تھے۔ محدثین نے بڑی محنت سے صحیح احادیث کو تلاش کر کے مختلف کتب میں جمع کیا۔ اُن میں سے مشہور تصانیف یہ ہیں :-

مسند ابو داؤد طیالسی۔ مسند احمد بن حنبل۔ مسند عبد بن حمید۔ مسند حارث بن اسامہ۔ مسند ابو بکر بزار۔ مسند اسحٰق بن راہویہ۔

ان تمام کتب میں مسند احمد بن حنبل سب سے زیادہ اہم اور مشہور ہے۔ اس کتاب میں تقریباً ۳۰ ہزار احادیث ہیں۔ امام احمد نے اسے ایک میزان ٹھہرایا تھا کہ جو حدیث اس میں نہیں وہ بے اصل ہے اس سے اس کی اہمیت اور بھی زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔

ان کے علاوہ بہت سی احادیثِ نبوی کی کتب لکھی گئیں جن میں سب سے زیادہ بلند درجہ صحاح ستہ کو حاصل ہے جن میں سب سے پہلے صحیح بخاری ہے جن کے مؤلف امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ہر پہلو سے مکمل کرنے کی کوشش کی اور کتاب صحیح بخاری تالیف کی اور اسی زمانہ میں ان کے شاگرد امام مسلم بن حجاج نے تدوینِ حدیث کا کام شروع کیا اور صحیح مسلم تالیف کی جس کا درجہ صحیح بخاری سے کچھ کم ہے۔ پھر اس کے بعد امام ترمذی ابو داؤد اور نسائی نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا اور ہر ایک جگہ کا خود سفر کر کے کل احادیثِ معتبرہ کو جمع کیا۔ یہی وہ دور ہے جس میں تدوینِ حدیث کا کام پایہ تکمیل کو پہنچ گیا اور معتبر احادیث کا ذخیرہ ان چھ کتابوں میں جمع ہو گیا۔

صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ ترمذی ابو داؤد۔ نسائی اور ابنِ ماجہ۔

اب ان تمام کتب کا مختصر طور پر ذکر کیا جاتا ہے :-

(۱) صحیح بخاری :- یہ مجموعہ ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۴ھ تا ۲۵۶ھ) کی تالیف ہے آپ کو تقریباً چھ لاکھ احادیث یاد تھیں لیکن ان میں سے ۷۲۷۵ کو منتخب کر کے ایک مجموعہ تیار کیا اور اس کا نام "الجامع الصحیح" رکھا۔ اس کتاب کو بالاتفاق کتب حدیث میں سب سے زیادہ اعلیٰ اور معتبر سمجھا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ "صحیح بخاری اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ" اس لئے کہ آپ نے روایت بیان کرنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیا۔ اور کڑی شرائط لگا کر احادیث کی صحت کو پرکھا۔

(۲) صحیح مسلم :- اس کتاب کے مؤلف امام مسلم بن حجاج نیشاپوری ہیں۔ آپ امام بخاری کے شاگرد تھے۔ آپ نے اپنی تین لاکھ احادیث میں سے یہ کتاب مرتب فرمائی ہے۔ اس کے علاوہ آپ امام بخاریؒ۔ امام احمد بن حنبل اور امام اسحٰق بن راہویہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ صحیح بخاری کے بعد اس کتاب کو اَصَحُّ الْکُتُبِ قرار دیا جاتا ہے اور جو حدیثیں بخاری اور مسلم میں مشترک ہوں اُن کو مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ کہتے ہیں۔

(۳) جامع ترمذی :- اس کے مؤلف امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ہیں۔ یہ کتاب اپنی جامعیت۔ صحتِ تحقیق اور تنقید کے اعتبار سے شہرہ آفاق ہے۔ نیز اس میں مکرر حدیثیں بہت ہی کم ہیں۔ اس میں پہلی کتب کی خوبیوں کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور سب سے اعلیٰ خصوصیت یہ ہے کہ امام ترمذی حدیث کے متعلق اپنی ذاتی رائے لکھتے ہیں۔ صحیح بخاری اور مسلم کے بعد اس کتاب کو اَصَحُّ الْکُتُبِ قرار دیا جاتا ہے۔

(۴) سنن ابو داؤد :- یہ کتاب امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲ھ تا ۲۷۵ھ) کی تصنیف ہے۔ آپ کو پانچ لاکھ احادیث یاد تھیں۔ یہ مجموعہ ۴۸۰۰ احادیث کا ہے۔ اس کتاب کی ترتیب فقہی عناوین کے لحاظ سے ہے۔

(۵) سنن نسائی :- اس کتاب کے مؤلف امام ابو عبد الرحمٰن بن شعیب نسائی ہیں۔ آپ امام ابو داؤد کے شاگرد تھے۔ آپ کے مجموعہ میں احکام اور عبادات کے متعلق زیادہ احادیث ہیں۔ اور قوی احادیث کی کثرت ہے۔ پہلے آپ نے ایک ضخیم مجموعہ تیار کیا اس کا نام "سنن کبریٰ" رکھا۔ پھر اسے مختصر کیا اور نام "سنن صغریٰ" رکھا۔ یہی آج سُننِ نسائی کے نام سے مشہور ہے۔

(۶) سنن ابنِ ماجہ :- اس کتاب کے مؤلف ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹ھ تا ۲۷۳ھ) ہیں۔ اس مجموعہ میں چار ہزار احادیث جمع کی گئی ہیں۔ اس کتاب کا درجہ صحاح ستہ میں چھٹے درجہ پر ہے۔ لیکن بعض اصحاب اس کو صحاح ستہ میں شامل نہیں کرتے بلکہ مؤطا امام مالک یا سنن داری کو شامل کرتے ہیں۔

صحاح ستہ کے بعد آنے والے محدثین میں سے بعض نے چند کتب لکھی ہیں اور بعض زائد احادیث بھی جمع کیں اُن میں سے مشہور امام ابو یعلیٰ۔ امام طحاوی، امام ابن حبان۔ طبرانی۔ امام دارقطنی۔ امام حاکم۔ امام بیہقی اور ابن خزیمہ ہیں۔

الغرض صحابہ کرامؓ۔ تابعین کرام۔ تبع تابعین اور بعد میں آنے والی نسلوں نے یہ سعیٔ مبارک کی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی فعل۔ قول اور تقریر ضائع نہ ہو جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک بیش بہا قیمتی خزانہ کتب احادیث کا ہمارے پاس موجود ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(انعام الحق کوثر آف کوئٹہ
متعلم جامعہ احمدیہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

پرچے فوراً مرکز میں بھجوا دیں

اطفال کے مرکزی امتحانات ہو چکے ہیں لیکن بہت کم مجالس کے جوابی پرچے مرکز میں پہنچے ہیں۔ اس معاملہ میں سستی ہرگز نہیں ہونی چاہیئے۔ نیز عملی حصہ کے فارم بھی پرچوں کے ہمراہ ہونے چاہئیں۔ (ناظم امتحانات اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

مکرم برادرم چوہدری بشارت احمد خان صاحب دفتر سی۔ ایم۔ اے کراچی اور بہت سے دیگر احمدی دوستوں نے S. A. S کا امتحان دیا ہے احباب کرام سے ان سب کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار نذیر احمد سیالکوٹی۔ آڈیٹر جماعتِ احمدیہ۔ احمدیہ ہال۔ کراچی ۲)

(۲) خاکسار کی نانی ایک ماہ سے بعارضہ فالج سیالکوٹ میں بیمار ہیں تاحال کوئی خاص افاقہ نہیں۔ احبابِ جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(داؤد احمد جاوید۔ ربوہ)

(۳) میرے بڑے بھائی محمد یوسف مبشر اس سال ایم۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں امتحان عنقریب شروع ہونے والا ہے۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد اشرف جاوید ابن حاجی فضل دین صاحب مکہ دار الیمن شرقی ربوہ)

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ میں تصحیح

ماہانہ رپورٹ کے مطبوعہ فارم میں قیادت تربیت کے تحت شق نمبر ا۔ ب میں "نہ" کا لفظ سہواً رہ گیا ہے صحیح فقرہ یوں ہے :-

"بالعموم نماز باجماعت ادا نہ کرنے والے اراکین کی تعداد"

عہدیداران مجالس انصار اللہ ماہانہ رپورٹ تیار کرتے وقت اس تصحیح کو مدنظر رکھیں۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

حضرت مولوی فضل دین صاحب وکیل مرحوم کا ذکرِ خیر

7

(از محترم شیخ محمد الدین صاحب سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ)

عاجز ایک طویل عرصہ سے بیمار ہو کر صاحب فراش ہے۔ مکرم مولوی فضل دین صاحب مرحوم کی علالت کی خبر الفضل میں پڑھتا رہا۔ مگر آج صبح ۵ بجے ۳۰ معلوم ہوا کہ مکرم مولوی صاحب وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

مجھے بہت افسوس ہے کہ میں بوجہ علالت اپنے اس مخلص اور انتھک ساتھی کی نہ تو نماز جنازہ میں شامل ہو سکا اور نہ ہی تعزیت کے لئے ان کے اقارب اور عزیزوں کے پاس حاضر ہو سکا۔

مکرم مولوی صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ احمدیت کے لئے خالص غیرت محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ مطالعہ کا بڑا شوق تھا۔ غیر معمولی دماغ کے مالک تھے۔ کسی چیز کے تہہ تک پہنچنے کا ان کو فطرتی ملکہ حاصل تھا گو قوت بیانیہ زیادہ نہ تھی مگر اپنے مافی الضمیر کو احاطہ تحریر لانے کی ان میں بدرجہ اتم استعداد اور قابلیت موجود تھی۔ جماعت میں ان کو ایک عالم اور محقق کی حیثیت بھی حاصل تھی۔

مکرم مولوی صاحب مرحوم طویل عرصہ تک صدر انجمن احمدیہ کے مشیر قانونی رہے ہیں اور خاکسار انجمن کا مختار عام تھا۔ اس لئے مکرم مولوی صاحب اور خاکسار کا تعلق چولی دامن کا تھا صدر انجمن کے اکثر مقدمات و تنازعات میں مکرم مولوی صاحب اپنی قانونی رائے پیش کرتے اور اس کے لئے ضروری مواد جمع کرتے تھے۔ مقدمہ کے مالہ و ما علیہ اور جملہ مواد انتہائی محنت سے تیار کرتے تھے بعض اہم مقدمات میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور۔ مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم شیخ ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مقدمات کی پیروی کیا کرتے تھے اور مشیر قانونی کی حیثیت سے کیس کے لئے جملہ مواد مہیا کرنا مکرم مولوی صاحب مرحوم کے سپرد ہوتا تھا۔ مندرجہ بالا وکلاء صاحبان مولوی صاحب مرحوم کے تیار کردہ مواد اور ریکارڈ سے استفادہ کر کے عدالت میں بحث کیا کرتے تھے۔ مقدمات کے مواد اور ریکارڈ کے تیار کرنے میں خاکسار بھی مولوی صاحب کی مدد کیا کرتا تھا۔ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے مکرم مولوی صاحب کو بہت ہی محنتی انتھک اور وفادار خادم سلسلہ پایا۔ مرحوم مقدمات کا تاریخی مواد اور اس تعلق کے سلسلہ میں تمام مسئلہ کا گہری نظر سے مطالعہ کرتے تھے۔ مطالعہ اور ورق گردانی کرتے وقت مکرم مولوی صاحب کو بہت ہی انہماک ہوتا تھا۔

تقسیم ملک سے پہلے بعض اوقات یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ وکلاء صاحبان کسی مقدمہ کے سلسلہ میں عدالت کے رویہ اور فریق ثانی کی ذہنیت کے پیش نظر نیا ریکارڈ تیار کرنے کا مشورہ دیتے ان کے ایماء پر اور سلسلہ کے مفاد کی خاطر جبکہ مقدمہ کی تاریخ دوسرے دن ہوتی۔ مولوی صاحب نیا ریکارڈ تیار کرنے میں منہمک ہو جاتے۔ بعض اوقات رات کے بارہ بجے تک ہم دونوں اس سلسلے میں کام کرتے تھے۔ لیکن پھر بھی اگلے دن مولوی صاحب مرحوم گورداسپور جانے کے لئے صبح ریلوے سٹیشن قادیان پر مجھ سے پہلے پہنچے ہوتے۔ جبکہ مولوی صاحب کا گھر محلہ دارالرحمت میں اور عاجز کا گھر محلہ دارالبرکات میں ریلوے سٹیشن کے نزدیک ہی تھا۔

(۲)

۱۹۳۴ء و ۱۹۳۵ء جماعت احمدیہ کی تاریخ میں خاص سال تھے۔ اس وقت کی انگریزی حکومت اور گورنر مسٹر ایمرسن اپنے زعم میں جماعت احمدیہ کو ختم کرنے پر تلے ہوئے تھے ہر قسم کے معاندانہ اور مخالفانہ حربے جماعت کے خلاف استعمال کئے گئے۔ مگر تائید ایزدی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی قیادت۔ ذہانت اور آپ کی روحانیت نے سفینۂ احمدیت کو ان متلاطم امواج میں سے ساحل سمندر پر بتمام حفاظت پہنچا دیا۔ مقدمہ عیدگاہ، مقدمہ ربوہ چھتہ اور مقدمہ قبرستان ایک منظم اور سوچی سمجھی سازش کے ماتحت کئے گئے اور یہ مقدمات تاریخ احمدیت میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں جب کہ انگریز حکام کی پالیسی سراسر مخالفانہ تھی۔ ایک واقعہ کبھی نہیں بھولتا۔ قادیان کی قدیم عیدگاہ پر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی مقبوضہ تھی اور قادیان کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس عیدگاہ کے پاس ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاندانی قبرستان موجود ہے جس میں حضور کی والدہ ماجدہ حضور کے بھائی مرزا غلام قادر صاحب اور حضور کے پردادا مرزا گل محمد صاحب وغیرہم مدفون ہیں۔ ہمارے لئے یہ ایک تاریخی مقام ہے۔ اس عیدگاہ کی زمین کی پیمائش اور بعض جگہوں کو ہموار کرنے کے لئے میں کام کی نگرانی کر رہا تھا۔ قادیان کے ایک سب انسپکٹر سردار خوشحال سنگھ نے مجھے ہتھکڑی لگا لی اور اس کے علاوہ آٹھ اور احمدیوں کو بھی ہتھکڑی لگا لی۔ مہتہ عبد الرزاق صاحب ابن حضرت بھائی عبد الرحمان صاحب قادیانی رضی اس منظر کا فوٹو لے رہے تھے۔ ان کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔

اور ہمیں عمداً قادیان کے ہندو بازار کا طویل راستہ اختیار کرتے ہوئے ہتھکڑیوں سمیت لایا گیا۔ مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ اس وقت ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو بھی قادیان آئے تھے اور اس مقدمہ میں بھی وہ پیش ہوئے۔ اس وقت مرحوم مولوی صاحب نے اس مقدمہ اور عیدگاہ کی اراضی کا ریکارڈ اس محنت اور قابلیت سے تیار کیا کہ دل عش عش کرتا تھا۔ اس مقدمہ کی پہلی پیشی قادیان میں ہوئی ضلع گورداسپور کے اعلیٰ حکام قادیان پہنچے ہوئے تھے اور فضا بہت مکدر تھی بعد ازاں ہم سب اس مقدمہ کی پیشی کے سلسلہ میں بٹالہ جایا کرتے تھے اور یہ مقدمہ کئی ماہ تک جاری رہا۔ ایک دن بٹالہ سے ہم سب نے قادیان کا ٹکٹ لیا مگر مہتہ عبد الرزاق صاحب کا ٹکٹ اس لئے نہ لیا کہ وہ ہمارے ساتھ سٹیشن پر نہ پہنچ سکے۔ گاڑی روانہ ہو گئی اور مہتہ صاحب چلتی گاڑی کے آخری ڈبہ میں بیٹھ گئے۔ قادیان کے ریلوے سٹیشن پر میں نے مہتہ صاحب کو دیکھا مجھے سخت گھبراہٹ ہوئی اور ساتھ ہی ندامت بھی ہوئی۔ میں نے اسی وقت ٹکٹ کلکٹر کو کہا یہ ماجرا ہے آپ ٹکٹ کاٹ دیں وہ کہنے لگا کہ شیخ صاحب کوئی بات نہیں مولوی صاحب مرحوم یہ گفتگو سن رہے تھے انہوں نے مجھے کہا کہ آپ ایک ٹکٹ قادیان سے بٹالہ تک لے لیں اور ٹکٹ کلکٹر کو دکھا دیں اور پھر بے شک پھاڑ دیں۔ بہرحال گورنمنٹ کے خزانہ میں یہ رقم داخل ہو جانی چاہیئے اور ساتھ ہی کہا کہ اگر ہم ٹکٹ نہ خریدیں اور تقویٰ کا اعلیٰ نمونہ نہ دکھلائیں تو اس ٹکٹ کلکٹر کو ہم کیسے تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اس لئے یہ ٹکٹ ضرور خرید لیا جائے۔ یہ واقعہ مولوی صاحب مرحوم کے تقویٰ اور دیانت کی اعلیٰ مثال ہے

اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ مقام سے نوازے اور پسماندگان کا محافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

عاجز قادیان الفضل سے اپنی کامل شفایابی کے لئے بھی درخواست دعا کرتا ہے۔ میری بیماری اب طول اختیار کر گئی ہے۔

شکریہ احباب

اور درخواست دعا

میرے بیٹے عزیز حمید احمد کی ناگہانی وفات پر جو کراچی میں ایک کارخانہ میں آگ لگ جانے کے باعث واقع ہوئی مجھے بہت سے عزیزوں اور دوستوں کے تعزیتی خطوط موصول ہوئے ہیں۔ اس شدید صدمہ اور ضعیفی کے باعث فی الوقت میں علیحدہ علیحدہ جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اس اعلان کے ذریعہ میں ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے عزیز کی المناک جوان مرگ پر مجھ سے اور میرے خاندان سے ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے۔ آمین۔

میری جملہ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے اسے اپنے جوارِ رحمت جگہ دے اور سب صدمہ رسیدہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خود ہمارا حافظ و ناصر اور مکتفل ہو۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قاضی) محمد صدیق (سابق کاتب الفضل)

۱۲۵ ڈائگنل روڈ لاہور چھاؤنی

ماہنامہ الفرقان کا خاص نمبر

اسلام اور مسیحیت میں موازنہ

ماہنامہ الفرقان کا خاص نمبر جس میں اسلام اور مسیحیت کا موازنہ کر کے فضیلت اسلام ثابت کی گئی ہے ٹھوس مقالات پر مشتمل ہے یہ نمبر سو صفحات پر حاوی ہے۔ ماہ ہجرت اور احسان یعنی ماہ مئی اور جون کا مشترکہ نمبر ہے جو مورخہ ۱۰ (احسان (جون) کو پوسٹ کیا جا رہا ہے۔ خریدار صاحبان کو سالانہ چندہ میں بھیجا جائے گا۔ رسالہ کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے۔ اس خاص نمبر کی علیحدہ قیمت ایک روپیہ فی نسخہ ہے۔ (منیجر الفرقان ربوہ)

پاک سوئس پریسن مکینکس اینڈ انسٹرومینٹیشن سنٹر کراچی میں داخلہ

ٹریننگ کورس تین سالہ ہوگا۔ جو ۱ ستمبر ۱۹۶۸ء کے قریب شروع ہوگا

قابلیت تعلیمی:۔ کم از کم سیکنڈ ڈویژن میٹرک۔

عمر:۔ ۱۶ تا ۱۹ سال یکم ستمبر ۱۹۶۸ء کو

مجوزہ فارم درخواست پرنسپل صاحب سنٹر مذکور سے ۸ جون تک حاصل کریں۔ درخواست ۲۲/۶/۶۸ تک پہنچ جانی چاہیئے۔ داخلہ کے لئے امتحان ہوگا۔ جس کی بنا پر امیدواران کا انتخاب ہوگا۔ سیکیورٹی ۵۰/- جو تین سال بعد واپس ہوگی۔ فیس داخلہ ۱۰/- داخلہ سے قبل ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پ۔ ٹ ۲۳-۵-۶۸

ارنظ موونگ ٹریننگ سکول ایم۔ بی۔ اور واپڈا جام شورو حیدرآباد میں داخلہ

کورسز:۔ ۱۔ مکینکس۔ ۲۔ آٹو الیکٹریشنز۔ ۳۔ ڈریگ لائن اوپریٹرز ۴۔ ٹریکٹر اوپریٹرز

عرصہ ٹریننگ:۔ ایک سال۔ دوران ٹریننگ وظیفہ ۵۰/- ماہوار ٹریننگ ۱/۷/۶۸ سے شروع ہوگی مجوزہ فارم داخلہ دفتر سکول مذکور سے حاصل کریں یا اپنے پتہ کا لفافہ بھیجکر منگوائیں۔

قابلیت برائے ۱۔ ۱۔ میٹرک۔ ۲۔ مضبوط تندرست نوجوان ۱۸ تا ۲۷ سال عمر کے ٹریننگ کے بعد ایک سال ملازمت واپڈا کا معاہدہ ضروری ہوگا۔ درخواست مع مصدقہ سرٹیفکیٹس بنام پرنسپل صاحب سکول مذکور ۶/۶۸ تک (پ۔ ٹ ۲۳/۵/۶۸)

پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن لمیٹڈ۔ درخواستیں مطلوب

سینئر پروڈیوسر (سکرپٹ) قابلیت گریجوایٹ۔ اردو اچھی طرح جانتا ہو ادبی مذاق رکھتا ہو۔ اچھی اردو لکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

۲۔ ٹیلی ویژن انجینئرز۔ قابلیت بی۔ ایس۔ سی انجینئرنگ (کمیونیکیشن) تجربہ رکھنے والے کو ترجیح۔

۳۔ اسسٹنٹ پروڈیوسر۔ مطابق نمبر ۱

درخواستیں امیدواروں کی اپنی لکھی ہوئیں۔ مع فوٹو کاپی بنام ایڈمنسٹریٹر پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن لمیٹڈ۔ ۱۔ تلسٹار روڈ لالہ زار کالونی راولپنڈی ۶/۶۸ تک۔

درخواست کنندہ جس آسامی کے لئے درخواست دے اس کا ذکر لفافہ کے کور پر کر دے۔ (پ۔ ٹ ۲۳-۵-۶۸)

فائلرین خدام الاحمدیہ گذارش ۔ رپورٹ شعبہ مال کے تمام کالم پُر کر دیں

فائلرین حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو رپورٹ ارسال کرتے وقت یہ ضرور خیال رکھیں کہ رپورٹ فارم پر شعبہ مال کے تمام کالم صحیح اعداد و شمار کے ساتھ پُر ہوں۔ دفتر میں اکثر و بیشتر ایسی رپورٹیں موصول ہوتی ہیں۔ جن میں شعبہ مال کے کالم بالکل خالی ہوتے ہیں۔ یہ درد کرم دوسرے شعبہ جات کی طرح شعبہ مال کی رپورٹ بھی مکمل ارسال کیا کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

۱۔ میں عرصہ سات سال سے بیمار ہوں اور کوئی پتہ نہیں چلتا کیا بیماری ہے۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد تقی لاہور)

۲۔ میرے چچا جان چوہدری احمد علی صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور کمزور ہو گئے ہیں۔ لہٰذا احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے ۔ ۔ ۔ ۔ کہ وہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ (منتظمین فائلرین خدام الاحمدیہ علاقہ تھیل ڈسٹرکٹ

سیدنا حضرت المصلح الموعود کی آواز پر لبیک کہنے والے

طلباء و طالبات

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو امتحان میں کامیاب فرمایا ہے انہوں نے اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے حصہ لیا ہے۔ ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ اور ان کی اس کامیابی کو ان کے لئے مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص انعامات سے نوازے آمین

۱۲۔ عزیز حبیب اللہ خان ابن حبیب اللہ خان صاحب کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ ۲/-

۱۳۔ عزیزہ شمیم بنت ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا ۱۰/-

۱۴۔ عزیزہ نسیم " " " " ۱۰/-

۱۵۔ عزیز ارشد ابن " " " ۱۰/-

۱۶۔ عزیز مبین احمد و معین احمد کوارٹر تحریک جدید ربوہ ۲/-

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان امتحان زیر انتظام شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نصاب امتحان:۔ اس اعلان کے ذریعہ تمام لجنات کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آئندہ امتحان ماہ ثبوت (نومبر ۱۹۶۸ء) میں ہوگا۔ ہر دو معیاروں کا نصاب درج ذیل ہے

معیار اول:۔ تفسیر قرآن کریم۔ پہلے پارہ کا آٹھواں اور نواں رکوع

کتاب: کشتی نوح مکمل (از تفسیر کبیر)

معیار دوم:۔ قرآن کریم پارہ ۱۰ با ترجمہ

کتاب:۔ کشتی نوح مکمل

تمام لجنات کی عہدہ داران اس نصاب کو نوٹ فرمالیں اور اجلاس میں تمام ممبرات کو بتا دیں۔ نیز امتحان کی تیاری کروائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے بہنوئی سید غلام الثقلین صاحب (جو حضرت سید فخر الاسلام صاحب رضی اللہ عنہ اور سید آفسہ تعمیرات ربوہ کے تایا زاد بھائی تھے) عرصہ سے بیمار تھے مورخہ ۱۲ بعد دوپہر امریکن ہسپتال گلبرگ لاہور میں وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب جماعت ان کی مغفرت کی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو فردوس برین میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

عاجز سید عبید اللہ امیر حلقہ چک جھمرہ ضلع لائلپور

(۲)

مورخہ ۱۸/۵/۶۸ کو بوقت رات دس بجے چوہدری سلطان محمد صاحب چوہدری علی محمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ چک ۲۹ ڈی۔ بی ضلع سرگودھا میں امانتاً دفنائے گئے ہیں۔ احباب مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

(لطیف احمد ابن مکرم مولوی نور احمد دارالصدر شرقی ربوہ)

۲۔ میری والدہ صاحبہ کی صحت عرصہ دراز سے خراب ہے نیز میرے چھوٹے بھائی شیخ محمد بشیر صاحب آزاد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ کی بیوی ڈیڑھ سال سے صاحب فراش ہے۔ نیز خاکسار خود بھی سخت ذہنی پریشانی میں مبتلا ہے لہٰذا احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب پریشانیوں اور مشکلات سے خلصی عطا فرمائے۔ آمین۔

(حکیم محمد اسماعیل کارکن دفتر ایڈیٹر الفضل ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

قیام امن کے لئے اسرائیل کا نیا فارمولا

بیت المقدس ۳۱ ہجرت۔ اسرائیل نے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے ایک نیا چار نکاتی فارمولا پیش کیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ وہ اس فارمولا کی بنیاد پر سلامتی کونسل کی نومبر ۱۹۶۷ء کی قرارداد منظور کرنے کے لئے تیار ہے۔ اسرائیلی وزیر خارجہ مسٹر ابا ایبان نے اس سلسلے میں اپنی تجاویز کل پارلیمنٹ کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر عرب ممالک کی حکومتیں اس فارمولے کو قبول کر لیں تو ہم سمجھیں گے کہ وہ واقعی اس خطے میں قیام امن کے مسئلے کا مستقل حل چاہتے ہیں۔ مسٹر ابا ایبان نے جو چار تجاویز پیش کی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اقوام متحدہ کے نمائندے ڈاکٹر گنار جارنگ کے زیر اہتمام اسرائیل اور ہر ایک عرب ملک کے مابین الگ الگ صلح کے مذاکرات ہونے چاہئیں۔ (۲) سلامتی کونسل کی قرارداد کے ان حصوں پر بھی عملدرآمد کرایا جائے جن میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل کے ساتھ سرحدی جھگڑے طے کئے جائیں۔ مشرق وسطیٰ میں ہر قسم کی جنگی سرگرمیاں بند کی جائیں۔ اس خطے کے تمام ممالک ایک دوسرے کو تسلیم کر کے سفارتی تعلقات قائم کریں۔ مہاجرین کا مسئلہ طے کیا جائے اور آبی گزرگاہوں میں تمام ملکوں کو جہاز رانی کی مکمل آزادی دی جائے۔ (۳) مشرق وسطیٰ کے ممالک آپس میں امن کے معاہدے کریں۔ (۴) ان معاہدوں پر دستخط کرنے کے بعد ان پر عملدرآمد بھی کیا جائے۔ اسرائیلی وزیر خارجہ نے یہ تجاویز پارلیمنٹ کے ایک رکن کے سوال کا جواب دیتے ہوئے پیش کیں جس میں پوچھا گیا تھا کہ سلامتی کونسل کی نومبر ۶۷ء کی قرارداد پر عمل درآمد کے سلسلے میں اسرائیل کی کیا شرائط ہیں۔

کویت میں چھ اسرائیلی جاسوس گرفتار کئے گئے

بیروت ۳۱ ہجرت۔ کویت میں چھ افراد کو اسرائیل کے لئے جاسوسی کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے جن میں تین عراقی شہری دو ایرانی اور ایک کویت کا شہری شامل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ افراد اسرائیلی حکومت کے ایماء پر خلیج فارس کے علاقے میں فوجی اور سیاسی اہمیت کی معلومات اکٹھی کر رہے تھے۔

ایران میں سیلاب سے ۱۶۷ افراد ہلاک ہو گئے

تہران ۳۱ ہجرت۔ ایران کے شمال مشرقی علاقہ میں گزشتہ ہفتہ جو سیلاب آیا ہے اس سے زبردست تباہی مچی ہے اور ۱۶۷ افراد ہلاک، ۶۲۱ دیہات بہہ گئے ہیں اس سے قبل اعلان کیا گیا تھا کہ ۳۰ افراد جاں بحق ہوئے۔

فرانسیسی خبر رساں ایجنسی کی ہڑتال ختم ہو گئی

پیرس ۳۱ ہجرت۔ فرانسیسی خبر رساں ایجنسی "ایجانس فرانس پریس" کے عملہ نے کل دوپہر کے بعد ہڑتال ختم کر دی۔ ہڑتال ۱۶ گھنٹے جاری رہی۔ ایجنسی کی انتظامیہ کے ایک اعلامیہ کے مطابق عملہ کے بیشتر مطالبات مان لئے گئے ہیں اور ہڑتال ختم کر دی گئی۔

پاکستان میں ۵ افراد کے پاس نجی طیارے ہیں

راولپنڈی ۳۱ ہجرت۔ پاکستان میں پانچ افراد کے پاس اپنے طیارے ہیں۔ یہ انکشاف وزیر دفاع و ائیر مارشل اے آر خان نے کیا۔ جن افراد کے پاس نجی طیارے ہیں ان کے نام یہ ہیں (۱) مسٹر ایم ایچ ملک (۲) مسٹر انور خان (۳) مسٹر ایس حبیب (۴) فقیر ایاز الدین۔ اور ایم کے مارکہ ان کے علاوہ نجی اداروں کے پاس ۳۳ اور غیر فوجی سرکاری محکموں کے پاس ۶۷ طیارے ہیں۔

رہوڈیشیا کے خلاف مکمل پابندیاں عائد کرنے کا فیصلہ

نیویارک ۳۱ ہجرت۔ رات سلامتی کونسل نے رہوڈیشیا کے خلاف مکمل اقتصادی پابندیاں لگانے کی قرارداد اتفاق رائے سے منظور کر لی۔ قرارداد میں اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک کے لئے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ رہوڈیشیا کا مکمل طور پر بائیکاٹ کریں اور اپنے اپنے تجارتی کمشنروں کو سالسبری سے واپس بلا لیں۔ اس سے قبل رہوڈیشیا کے خلاف جزوی اقتصادی پابندیاں عائد کی گئی تھیں لیکن وہ مؤثر ثابت نہیں ہوئیں۔ قرارداد برطانیہ نے پیش کی اور اسے اتفاق رائے سے منظور کر لیا۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

مشہور و معروف دواساز ادارہ

جس میں

عرق، شربت

تازہ بتازہ صاف ستھرے اور مکمل اجزاء سے تیار کئے جاتے ہیں

نیز ہر قسم کی مفرد و مرکب ادویہ بروقت تیار کی جا سکتی ہیں

اپنی جملہ طبی ضروریات کیلئے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ کو یاد رکھیں

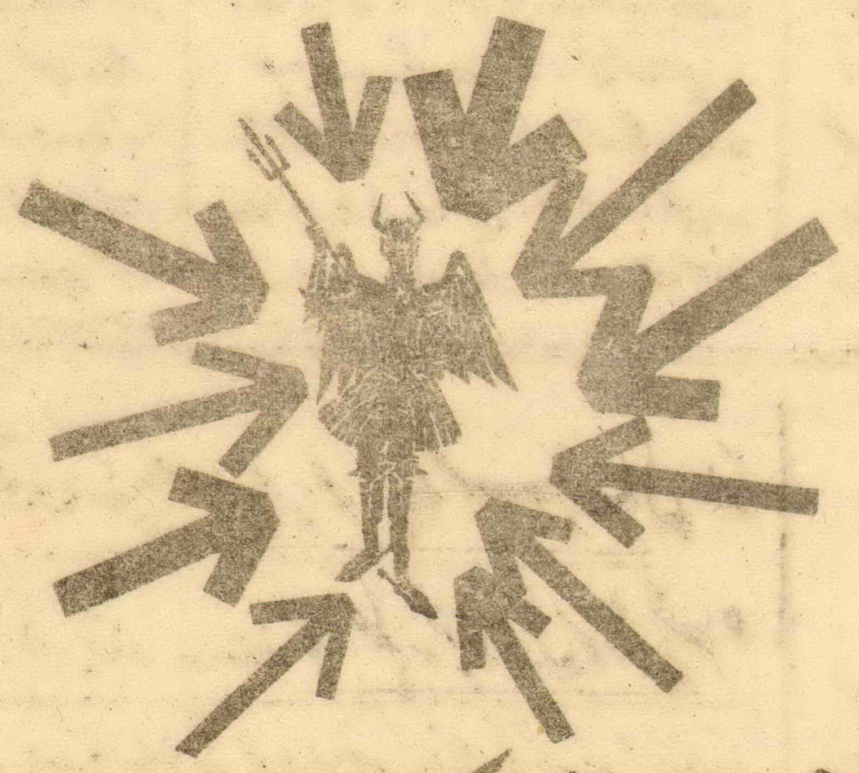

مجرم کون؟

(اس معمے کو حل کیجئے)

ایک ننھا منا بچہ جسے خدا نے صحت مند ہاتھ پاؤں، موہنی صورت اور ایسی روشن آنکھیں دی تھیں جن میں شوخی اور ذہانت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اچانک اپنی ماں کی آغوش کو ویران کر گیا۔

کس کی غفلت سے اس کی جان گئی؟

ڈاکٹر؟ ..... اس نے تو اسے بچانے کی انتہائی کوشش کی

ہمسائے؟ ..... ان کے دل خود بھی ماں باپ کے دلوں کی طرح غمگین تھے

کوئی اجنبی؟ ..... کوئی غیر آدمی قریب تک نہ آیا

ماں باپ؟ ..... لیکن یہ کس طرح ممکن ہے؟

*(جواب نیچے دیکھئے)

✿ جواب: بچے نازک اور حساس ہوتے ہیں اور اگر گھر صاف ستھرا نہ ہو تو یہ بہت جلد خطرناک بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔ چونکہ اس بچے کے والدین نے اپنا گھر صاف ستھرا نہ رکھا اسی لئے اس کی جان گئی۔

گندگی کی بری عادت زندگی کے لئے مستقل خطرہ ہے

صفائی

سے غفلت کی بنا پر کوئی بھی جان ضائع نہیں ہونی چاہئے

United D F.F. 28/5

اسلام کے ذریعہ دنیا کو ملنے والی ایک عظیم الشان بشارت

ایک امید افزا پیغام جو مُردہ قلوب میں بھی حیاتِ نو پیدا کر دیتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسلام کی ایک بہت بڑی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حقیقت یہ ہے کہ وہ چیز جو سچے مذہب کو دوسرے مذاہب یا عقائد پر فوقیت بخشتی ہے وہ تعلق باللہ ہی ہے ایک انسان سچے مذہب میں شامل ہوئے بغیر محنتی ہو سکتا ہے وہ سچے مذہب میں شامل ہوئے بغیر اچھا تاجر بن سکتا ہے وہ سچے مذہب میں شامل ہوئے بغیر اچھا صناع بن سکتا ہے وہ سچے مذہب میں شامل ہوئے بغیر صدقہ و خیرات بھی کر سکتا ہے مگر دنیا کا کوئی انسان سچے مذہب میں شامل ہوئے بغیر خدا رسیدہ نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ چیز ہے جو سچے مذہب پر چلنے والے اور نہ چلنے والے میں مابہ الامتیاز ہے اور اسی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی شخص سچے مذہب پر چلتا ہے یا نہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ خدا رسیدہ وہی ہو سکتا ہے جو اس راستہ پر چلتا ہے جو خدا تک پہنچتا ہے جو شخص خدا تک جانے والے راستہ پر نہیں چلتا وہ خدا تک کس طرح پہنچ سکے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا کوئی مادی چیز نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی خاص مکان ہے مگر ساری روحانی اور معنوی چیزوں کے لئے رستے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر پڑھنا یا علم حاصل کرنا مادی چیز نہیں۔ زبان جاننا مادی چیز نہیں اسی طرح جغرافیہ تاریخ اور حساب کا علم حاصل کرنا مادی نہیں مگر ان سب کے حصول کے لئے کچھ راستے مقرر ہوتے ہیں۔ جب تک زبان دانی کے لئے زبان نہ سیکھی جائے جب تک علم حساب کے لئے حساب کی کتابیں نہ پڑھی جائیں اور جب تک تاریخ دانی کے لئے تاریخ کی کتابیں نہ پڑھی جائیں تب تک انسان زبان تک حساب تک جغرافیہ تک اور تاریخ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اسی طرح گو خدا کوئی مادی چیز نہیں مگر اس تک پہنچنے کے لئے ایک راستہ مقرر ہے چنانچہ اسلام اس بارہ میں اعلان کرتے ہوئے فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

یعنی اے محمد رسول اللہ! تو تمام بنی نوع انسان کو یہ بشارت دے دے کہ اگر تم اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارا خدا تم سے محبت کرنے لگ جائے گا اور تم اس کے محبوب اور پیارے بن جاؤ گے یہ کتنی بڑی بشارت ہے جو دنیا کو دی گئی ہے اور کتنا امید افزا پیغام ہے جو مردہ قلوب میں بھی حیات نو پیدا کر دیتا ہے آج ساری دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جو یہ دعویٰ کر سکے کہ اس نے تورات یا انجیل یا وید یا ژند اور اوستا پر عمل کر کے خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کر لیا ہے اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اس پر اپنے غیب کے اسرار ظاہر کرتا ہے لیکن مسلمانوں میں ہر زمانہ میں ایسے پاک باز لوگ گزرے ہیں جنہوں نے اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کیا اور اس کے انوار اور برکات سے حصہ لیا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۱۴، ۱۵)

درخواستِ دُعا

۱۔ والدہ قریشی ممتاز احمد صاحب آف سیالکوٹ میو ہسپتال لاہور کے ایمرجنسی وارڈ میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب کی خدمت میں خادمانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (محمد سلیم عارف ۶۸ سی ماڈل ٹاؤن۔ لاہور)

۲۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کو پہلے کی نسبت کافی آرام ہے۔ لیکن ابھی کمزوری اور کھانسی کی شکایت باقی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد افضل بٹ۔ دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ)

فرانس کی فوج کے بکتر بند دستوں نے پیرس میں مورچے سنبھال لئے

ملک بھر میں فوج کو تیار رہنے کا حکم۔ ہنگاموں کا شدید خطرہ

پیرس یکم احسان۔ صدر ڈیگال کے حکم پر فرانس کی فوج کے بکتر بند دستوں نے کل پیرس میں مورچے سنبھال لئے۔ فوج کا ایک بریگیڈ جس میں ٹینکوں کی دو رجمنٹیں شامل ہیں گزشتہ رات خفیہ طور پر پیرس میں داخل ہوا تھا۔ اور صبح ہونے تک انہوں نے مورچہ بندی مکمل کر لی تھی۔

صدر ڈیگال نے ملک بھر میں فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے اور مغربی جرمنی سے فرانسیسی فوج کے تیس ہزار جوانوں کو واپس بلا لیا ہے یہ فوج فرانس میں داخل ہونے کے لئے مغربی جرمنی اور فرانس کی سرحد پر پہنچ گئی ہے

دریں اثنا مزدور یونینوں نے ہڑتال جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ سفارتی مبصروں کا کہنا ہے کہ فرانس کا موجودہ بحران اور بھی سنگین ہو گیا ہے کیونکہ کمیونسٹوں کی زیر قیادت مزدور یونینوں اور اپوزیشن پارٹیوں نے صدر ڈیگال کے اقدامات کی مزاحمت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ صدر ڈیگال نے فوج طلب کر کے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ انہوں نے آئین کے تحت ہنگامی اختیارات کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ پیرس میں کل ایوان صدر پر حفاظتی پہرہ سخت کر دیا گیا ہے جس کے بعد یورپ کے بعض دارالحکومتوں میں یہ افواہ پھیل گئی ہے کہ صدر ڈیگال پر فوری حملہ کا سخت خطرہ ہے۔

پیرس میں کل وزارت داخلہ نے ان افواہوں کی تردید کی۔ پیرس کو فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے تاہم ایک سرکاری ترجمان نے کہا کہ صدر نے گورنروں کو اختیار دیا ہے کہ وہ ہنگاموں کو کچلنے کے لئے فوج استعمال کر سکتے ہیں۔

صدر آج قوم سے خطاب کریں گے

کراچی یکم احسان۔ صدر ایوب آج مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق رات کو سوا آٹھ بجے اور مشرقی پاکستان کے وقت کے مطابق رات کو سوا نو بجے ریڈیو پاکستان سے اپنی نشریہ تقریر نشر کریں گے۔ صدر کی تقریر ریڈیو پاکستان کے تمام اسٹیشن ریلے کریں گے بعد میں اس کا بنگلہ ترجمہ نشر کیا جائے گا

فرانس کی نگران حکومت کا اعلان کر دیا گیا

پیرس یکم احسان۔ فرانس کے وزیر اعظم مسٹر پومپیڈو نے نگران حکومت کا اعلان کر دیا ہے یہ حکومت ۲۳ احسان (جون) کو ہونے والے عام انتخابات تک کام کرے گی۔

دعا کے مستحق احباب

جن احباب نے تبلیغ تا شہادت ۱۳۴۷ ہش ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری میں غیر معمولی ہاتھ بٹایا ان کے نام دعا کے لئے حضور اقدس کی خدمت میں پیش کئے گئے تھے۔ حضور نے اس فہرست پر اپنے دست مبارک سے جزاکم اللہ رقم فرمایا۔ لہٰذا احباب سے بھی ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ جہاں ان کو اس نیک کام میں مزید تعاون کی توفیق عطا فرمائے وہاں دوسرے احباب کو بھی ان کی تقلید کی توفیق بخشے۔

۱۔ مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا۔

۲۔ " چوہدری محمد یعقوب خاں صاحب انسپکٹر انصار اللہ مرکزیہ

۳۔ " ملک محمد بشیر صاحب انسپکٹر انصار اللہ مرکزیہ۔

(منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴